سوال

اسے وسوسے اور خطرات بے قرار کر دیتے ہیں

جواب

الحمد للہ.

نماز وغیرہ میں برے وسوسے وغیرہ آنا یہ شیطان کی طرف سے ہے جو کہ مسلمان کو گمراہ کرنے اور خیر اور بھلائی سے محروم اور اس سے دور کرنے پر حریص ہے ۔

صحابہ میں سے ایک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ اسے نماز میں وسوسے آتے ہیں تو وہ کہنے لگا کہ میرے اور میری نماز کے درمیان شیطان حائل ہوجاتا اور میری قرابت کو مجھ پر خلط ملط کر دیتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(یہ شیطان ہے اسے خنزب کہتے ہیں جب آپ محسوس کریں تو اس سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کریں اور بائیں طرف تین دفعہ تھوکیں تو صحابی کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالی نے یہ وسوسے ختم کر دیئے) صحیح مسلم حدیث نمبر 2203

نماز میں خشوع وخضوع ہی اصل چیز اور لب لباب ہے تو نماز خشوع کے بغیر نماز ایسے ہی ہے جیسے کہ بغیر روح کے جسم ہو۔

خشوع کے لئے مد اور معاون دو چیزیں ہیں :

اول : بندہ یہ سوچنے اور سمجھنے میں جدوجہد کرے کہ وہ کیا عمل کرنے لگا اور کیا کہنے لگا ہے اور قرات اور اللہ تعالی کے ذکر اور دعا مانگنے میں غور وفکر اور تدبر کرنا اور یہ بات ذہن میں رکھنا کہ وہ اللہ تعالی سے سرگوشی اور مناجات کر اور اللہ تعالی کو دیکھ رہا ہے کیونکہ نمازی شخص جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو گویا

پھر جب بندہ نماز کی لذت اور مٹھاس چکھتا ہے تو اس کا نماز میں انہماک یقینی اور زیادہ ہوجاتا ہے اور یہ ایمان کی قوت کے مطابق ہے کہ جتنا ایمان قوی ہوگا اتنی لذت اور مٹھاس زیادہ حاصل ہوگی - اور ایمان کو قوی کرنے والی بہت سی اشیاء ہیں - تو اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(میرے لئے تمہاری دنیا میں سے دو چیزیں پیاری بنائی گئی ہیں عورتیں اور خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے بلال (رضی اللہ عنہ) ہمیں نماز کے ساتھ راحت دے)

دوم : ان سوچوں اور تفکرات کو دفع اور دور اور ختم کرنے کی جدوجہد کرنا جو کہ دل کو مشغول کر دیں اور جن کا کوئی فائدہ نہ ہو اور ان چیزوں پر غور وفکر کرنا جو کہ دل میں نماز کے مقصد کی جاذبیت پیدا کریں اور یہ ہر بندے میں اس کے حال ہیں کیونکہ وسوسوں کی کثرت شبہات اور شہوات کی کثرت کی بنا پر ہیں اور دل

ر 22 صفحہ نمبر 605

اور جو آپ نے یہ ذکر کیا ہے کہ وسوسے حد سے تجاوز کر چکے ہیں اور یہاں تک جا پہنچے ہیں کہ اللہ تعالی کی ذات میں بھی ہونے لگے ہیں جو اللہ تعالی کے لائق نہیں تو یہ شیطان کا ورغلانا اور اکسانا ہے ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

(اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ ائے تو اللہ کی پناہ طلب کرو یقینا وہ بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے) فصلت /36

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض صحابہ کرام نے ان وسوسوں کی شکایت کی جنہوں نے ان کی زندگی اجیرن کر دی تھی تو صحابہ میں سے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ائے اور آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگے کہ ہم اپنے نفسوں میں ایسی چیز پاتے ہیں جن کا زبان پر لانا بہت مشکل ہے تو نبی صلی ا

ر 132

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

ِ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (یہی صریح ایمان ہے) اس کا معنی یہ ہے کہ تمہارا ان وسوسوں کی کلام نہ کرنا اور انہیں زبان پر نہ لانا اور اسے برا جاننا یہی صریح ایمان ہے ۔

بے شک اسے بہت برا سمجھنا اور اس کو زبان پر لانے سے خوف زدہ ہونا چہ جائکہ اس کا اعتقاد رکھنا تو یہ حالت اس کی ہوتی ہے جس کا ایمان کامل اور محقق ہو اور اس سے شکوک وشبہات ختم ہو چکے ہوں ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ :

شیطان وسوسے اسے ڈالتا ہے جس کے گمراہ کرنے سے وہ عاجز آچکا ہو تو اسے وسوسے میں ڈالتا ہے تاکہ وہ اپنے عاجز آنے کا بدلہ چکا سکے اور کافر کو تو جس طرح چاہے اور اس سے کھیلتا پھرے اور اسے وسوسے نہیں ڈالتا کیونکہ وہ جو چاہتا ہے اس کے ساتھ کرتا ہے ۔

ر 12315

تو پھر اسے ناپسند اور بغض کرنا اور دل کا اس سے بھاگنا یہی خالص اور صریح ایمان ہے اور ہر وہ شخص جو کہ اللہ تعالی کے ذکر اور اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اسے وسوسہ آنا ضروری چیز ہے لہذا بندے کو صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا چاہئے اور اسے نماز اور ذکر واذکار پر ملازمت اور ہمیشگی کرنا چاہئے اور تنگ

(بے شک شیطان کے ہتھکنڈے اور تدبیریں کمزور ہیں)

ر 22 صفحہ نمبر 608

علاج :

1۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم میں کسی کے پاس شیطان آتا اور اسے کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا تو وہ جواب دیتا ہے اللہ تعالی نے تو شیطان کہتا ہے کہ اللہ تعالی کو کس نے پیدا کیا ہے تو جب تم میں سے کوئی اس طرح کی بات پائے تو یہ پڑھے (آمنت باللہ ورسلہ) میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا کیونکہ یہ اس سے وسوسہ ختم ہ

بر (25671) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے سلسلہ صحیحہ میں حسن کہا ہے حدیث نمبر 116

2۔

اور آخر میں ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ہر حال میں اللہ تعالی کی طرف رجوع کرو اور اس سے مدد طلب کرو اور سب کو چھوڑ کر اسی کی طرف متوجہ رہو اور اس سے موت تک کے لئے ثابت قدمی طلب کرتے رہو اور یہ کہ وہ آپ کا خاتمہ اچھے کام پر کرے ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

بر: 25778